السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بیشتر احباب عیدین کی نماز کے متعلق پوچھتے ہیں کہ کتاب وسنت کی روشنی میں اس کا وقت کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں نماز عیدین کے متعلق ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے ''عید کے لئے صبح سویرے جانا۔'' پھر انہوں نے ایک معلق روایت کا حوالہ دیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن بسرؓ نے فرمایا کہ ''ہم نماز عید سے اس وقت فارغ ہوجاتے تھے جب وقت تسبیح، یعنی نفل پڑھنا جائز ہوجاتا ہے۔'' (صحیح بخاری، کتاب العیدین: ۱۰)

اس معلق روایت کو امام ابوداؤد نے اپنی مکمل سند کے ساتھ ذرا تفصیل سے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن بسرؓ جب لوگوں کے ہمراہ نماز عید پڑھنے گئے تو امام نے عید پڑھانے میں دیر کردی، آپ نے اس تاخیر کا شدت سے انکار کرتے ہوئے فرمایا: ''ہم تو (عہد نبوی) میں اس وقت نماز عید سے فارغ ہوجاتے تھے۔'' اس وقت چاشت کا وقت تھا۔ (ابوداؤد، الصلوٰة: ۱۱۳۵)

(طبرانی میں ہے یہ اشراق کا وقت تھا۔ (عمدۃ القاری، ص: ۱۸۱، ج۵

امام بخاریؒ نے اس سلسلہ میں دوسری حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس دن ہمارا پہلا کام نماز پڑھنا، پھر قربانی کرنا ہے، جس نے ایسا کیا اس نے ہماری سنت کو پالیا۔'' (صحیح بخاری، العیدین: ۹۶۸)

حافظ ابن حجرؒ بیان کرتے ہیں کہ اس دن کے آغاز میں نماز عید کی تیاری کے لئے اور کسی چیز میں مصروف نہیں ہونا چاہیے، تیاری کے بعد جلدی روانہ ہونا چاہیے، یہ اس بات کا متقاضی ہے کہ نماز عید کے لئے جلدی کرنا چاہیے۔ (فتح الباری، ص: ۵۸۹، ج۲)

ان احادیث کا تقاضا ہے کہ نماز عید طلوع آفتاب سے پہلے نہیں پڑھی جاسکتی ہے اور نہ ہی عین طلوع کے وقت پڑھنا چاہیے کیونکہ یہ کراہت کے اوقات ہیں۔ طلوع آفتاب کے بعد جب نوافل پڑھنے کا وقت ہوتا ہے تو نماز عید کے وقت کا آغاز ہوجاتا ہے۔ شارح بخاری ابن بطال نے اس پر فقہا کا اجماع نقل کیا ہے۔ (شرح بخاری، ابن بطال، ص: ۵۶۰، ج۲)

نماز عید کا آخری وقت زوال آفتاب ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک مرتبہ زوال آفتاب کے بعد چاند نظر آنے کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا: ''تمام لوگ کل صبح نماز عید کے لئے عید گاہ پہنچیں۔'' (ابوداؤد، الصلوٰة: ۱۱۵۷)

اگر اس وقت نماز عید پڑھنے کی گنجائش ہوتی تو آپ اسے کل آیندہ تک موخر نہ کرتے، اس کا واضح نتیجہ یہ ہے کہ نماز عید کا آخری وقت زوال آفتاب تک ہے۔ نماز عید کے متعلق صحابہ کرامؓ وتابعینؒ کا طرز عمل حسب ذیل ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نماز فجر پڑھتے، پھر اس حالت میں عید گاہ چلے جاتے، حضرت سعید بن مسیب بھی ایسا کرتے تھے۔ حضرت رافع بن خدیجؓ اپنے بیٹوں سمیت کپڑے وغیرہ پہن کر تیاری کرکے مسجد کی طرف چلے جاتے نماز فجر پڑھ کر وہیں بیٹھے رہتے، جب طلوع آفتاب ہوجاتا تو چاشت کے دو نفل پڑھ کر عید پڑھنے کے لئے عید گاہ چلے جاتے۔ حضرت عروہ بن زبیرؓ دن چڑھے عید گاہ جاتے۔ حضرت امام مالکؒ بھی عید پڑھنے کے لئے اپنے گھر سے دن چڑھے روانہ ہوتے تھے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ جب سورج خوب روشن ہوجائے تو عید گاہ جانا چاہیے، البتہ عیدالفطر اس سے کچھ وقت پہلے پڑھ لی جائے، یہ تمام آثار (عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، ص: ۱۸۲، ج۵) سے نقل کیے گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں حضرت جندبؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عیدالفطر اس وقت پڑھتے تھے جب سورج دو نیزے کے برابر ہوجاتا، اور نماز عید الاضحیٰ اس وقت پڑھتے جب سورج ایک نیزے کے برابر ہوجاتا۔ (تلخیص، ص: ۱۲۷، ج۲)

(لیکن اس کی سند میں معلیٰ بن ہلال نامی راوی کذاب ہے، اس لئے یہ حدیث ضعیف ہے۔ (تمام المنة، ص: ۳۴۷

ان روایات وآثار سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عید پڑھنے کا وقت طلوع آفتاب کے بعد ہے اور چاشت کا وقت سورج کے ایک نیزے بلند ہونے پر ہوجاتا ہے، بلاوجہ اس میں تاخیر کرنا درست نہیں ہے۔ صحابہ کرامؓ اس تاخیر پر انکار کرتے تھے عیدالاضحیٰ کے دن قربانی کرنی ہوتی ہے، اس لئے اسے عیدالفطر سے پہلے پڑھنے میں چنداں حرج نہیں ہے، امام شافعیؒ نے ایک مرسل روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجران میں تعینات حضرت عمرو بن حزمؓ کو خط لکھا تھا کہ عیدالاضحیٰ جلدی پڑھا کرو اور عیدالفطر کچھ تاخیر سے ادا کرو۔ (بدائع المنن، ص: ۲۷۲، ج۲)

(لیکن اس کی سند ضعیف ہے۔ (الروضة الندیه، ص: ۳۶۵، ج۱

آج کل گھڑیوں کا دور ہے، اس لئے ہمیں دور حاضر کے مطابق گھڑیوں کا حساب لگانا ہوگا۔ محکمہ موسمیات کی تصریحات کے مطابق طلوع فجر سے لے کر طلوع آفتاب تک تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کا وقفہ ہوتا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ

اگر صبح کی اذان پانچ بجے ہو تو تقریباً ساڑھے چھ بجے سورج طلوع ہو گا، چاشت کا وقت طلوع آفتاب کے تقریباً آدھے گھنٹے بعد شروع ہو جاتا ہے، ضرورت کے پیش نظر اس میں مزید کچھ تاخیر کی جا سکتی ہے، اس لئے حضرت عبداللہ بن بسرؓ کی تصریح کے مطابق نماز عید کا وقت نماز چاشت کے وقت ہوتا ہے۔ اس لئے ہمارے نزدیک لاہور کے اوقات کے مطابق نماز عید کا وقت سات، ساڑھے سات بجے شروع ہو جاتا ہے، ہمیں چاہیے کہ اس کی تیاری پہلے سے کر رکھیں، اگر طلوع آفتاب کے بعد اس کی تیاری کا آغاز کیا تو نماز عید کا وقت فضیلت نہیں مل سکے گا، البتہ جواز کا وقت زوال آفتاب تک ممتد ہے، اب یہ ہماری ہمت ہے کہ ہم نے عید کے لئے وقت فضیلت کا انتخاب کرنا ہے یا وقت جواز کا سہارا لینا ہے۔ (واللہ اعلم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاوی اصحاب الحدیث](#)

جلد:2 صفحہ:163